جلد ۱۲ | البشیر اٹاوہ دوشنبہ ۲۱ - ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ جون ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۹

مقدمۃ الجیش

ہاں ہاں مجھکو نصیحت ہونی دو

سُنا جاتا ہے کہ سید حیدر رضا دہلوی ایڈیٹر اخبار آفتاب کہتے ہیں کہ میں جیلخانہ جانے کے لیے اخبار نکالتا ہوں۔ اور جبتک ایسا نہ ہوگا ملک کو آزادی نصیب نہ ہوگی (چہ خوش) قوم کے دوراندیش حضرات کی رائے ہے کہ یہ پہلے مسلمان ہونگے جنپر سڈیشن کا جرم لگایا جائیگا۔

ہم ہمعصر ریاض الاخبار سے اس لئے نہ بالکل متفق ہیں کہ حضرت پہلے ہی مسلمان نہیں بلکہ آخری بھی ہونگے بھلا ایسی باتیں مسلمان ہوکر

وبائی بغاوت کا ٹیکا

طاعون کے ٹیکے کی طرح ہندوستان کے سرجن جنرل ڈاکٹر منٹو نے ایک ٹیکا ایجاد کیا ہے جس سے بغاوت کی تپ محرقہ کی حرارت بہت جلد دھیمی پڑ جاتی ہے اور اس ٹیکے کا تجربہ پنجاب میں لالہ لاجپت رائے پر کیا گیا۔ چونکہ پنجاب کی حرارت مشتعل کچھ دھیمی ہوتی جاتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ٹیکا بیحد مجرب اور نہایت مفید ہے اور سرجن جنرل منٹو اور انکے کمپونڈر مسٹر ڈنزل ابٹسن کی حذاقت قابل تعریف اور لائق داد ہے۔ اگر ٹیکا ایسا ہی مفید ہے تو بنگالہ کی شعلہ خیز حرارت کو دھیما کرنیکا بندوبست کرنا چاہئے۔ حرارت بھی کم پڑ جائیگی اور تجربہ میں اضافہ بھی ہوجائیگا۔

لندن میں اللہ کا گھر

چند نئی روشنی والے مسلمانوں نے نئی روشنی پھیلانے کے مقام یعنے لندن میں قدیم نور پھیلانے کے خیال سے ایک مسجد تعمیر کرنے کی تجویز کی اور سلطان المعظم سے درخواست کی کہ حضور بیت اللہ کے تو آپ خادم ہیں ہی۔ اب لندن میں بھی اللہ کے گھر کی آپ ہی حمایت کرینگے تو کام بنیگا۔ سلطان المعظم کے سکرٹری نے مسٹر عبد اللہ سہروردی کو اطلاع دی کہ اس قسم کی متبرک عمارت کی طرح یہ مسجد بھی سلطان المعظم کی حمایت کی مستحق ہوگی۔ اطلاع دیجئے کہ کتنا چندہ فراہم ہوچکا ہے اور کسقدر روپیہ کی ضرورت ہے۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

لاہور کے لفٹنٹ گورنر سر ڈنزل ابٹسن نے شملہ سے یکم مئی کو جانے سے پہلے آریہ سماج کے لیڈروں سے ملاقات منظور فرمایا۔ باریابی کے بعد لالہ جی نے عرض کیا کہ آریہ سماج بحیثیت ایک جماعت کے پچھلے دنوں کی شورشوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا ہے (کیا لالہ لاجپت رائے آریوں کے لیڈر نہ تھے؟) آریہ سماج کا مقصود اپنے ممبروں کی مذہبی و تعلیمی بہتری کو ترقی دینا ہے۔ سر ڈنزل ابٹسن نے جواب دیا کہ رنگ ساہ چیت سے اچھی طرح واقف ہے یہ کہکر آنسو پونچھنے کہ میں یہ سنکر خوش ہوا ہوں کہ آریہ سماج کو موجودہ شورش سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ دیکھو لاجپت رائے انہیں کے جلیں رہتے تھے لیکن صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر دیکھے مجھے یہی معلوم ہوتا رہتا ہے کہ جہاں کہیں بھی آریہ سماج قایم ہو رہی ہے تمام بغاوت انگیز کارروائیوں کا مرکز و منبع بنا ہوا ہے (اس جواب سے تو بڑی خوشی ہوئی ہوگی) لالہ جی نے عرض کیا کہ بدقسمتی سے آریہ سماج کا اور دیگر فرقوں سے بہت اختلاف ہے کیونکہ ہم بڑی آزادی سے اون مذاہب پر نکتہ چینی کرتے ہیں دشمن بدو دیگر ہیں اس لیے آریہ سماج کی نسبت بہت غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں اور ایسی ایسی باتیں منسوب کیجاتی ہیں جو اس سے سرزد نہیں ہوئیں لفٹنٹ گورنر نے فرمایا افسوس ہے کہ آپ لوگوں نے اس شورش سے اپنی علیحدگی اور عدم ہمدردی کا یقین بہت دیر کے بعد دلایا ہے سچ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت؛

بلوچ کہتے ہیں کہ تمام فرقے ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن یہ سارا اثر جو آریہ پر گرتا ہے اسکا کیا وجہ۔

ایک اور ایڈیٹر کی شامت آئی

گورنمنٹ کو اس بات کا تجربہ ہوگیا ہے کہ ادبا بغاوت پھیلانے میں جسقدر آسانی سے کامیابی اخبارات کو ہوتی ہے وہ کسی زبردست مقرر کو حاصل نہیں اسلئے پہلے انہیں کی گوشمالی کردینی چاہیے جبکہ ترجمہ کو سخت تاکید ہے کہ جہاں ذرا بھی بہکا ہوا مضمون نظر آئے فوراً اسکی رپورٹ کردیجائے حال ہی میں اخبار پنجابی اور گجرات کا ایک اخبار اپنی حماقت کا خمیازہ بھگت چکے ہیں۔ اخبار انڈیا کے ایڈیٹر نے دیکھا کہ نام پیدا کرنے کا یہی موقعہ ہے ہم بھی اپنی جادو نگاری کا ثبوت دینے میں کیوں کوتاہی کریں۔ اتنا نہ سمجھے کہ گورنمنٹ تاک میں لگی ہوئی ہے۔ ذرا قلم بہکا اور گردن ناپ لیجائیگی۔ اور اسپر طرہ یہ کہ زبان اور قلم دونوں کو آپنے حرکت دی۔ باغیانہ مضامین لکھو اور اندرجی اندر لوگوں کو گورنمنٹ کے خلاف بہکانا شروع کردیا۔ مثل مشہور ہے بکرے کی ماں کبتک خیر منائیگی آخر بچہ جی دھر لیے گئے۔ مقدمہ کا فیصلہ تو جب ہوگا ہوگا مگر فی الحال تو ادروز تک ایڈیٹر بہادر کو حوالات کی سیر کا لطف حاصل ہوگا۔ ملزمان بغاوت خصوصاً ایڈیٹران اخبار کو ضمانت پر رہا کرنیکی تو عدالتوں نے قسم کھالی ہے اور پھر ایڈیٹر تو وہ مجرم ہیں عائد ہیں بھلا ضمانت پر کس طرح چھوٹ سکتے ہیں۔ ہمیں سخت حیرت ہے کہ کوتاہ اندیش ایڈیٹروں کو کیا خبط ہو جاتا ہے۔ ہمیں تو یہ خوف ہے کہ ہندوستان کی بدقسمتی سے جو تھوڑی بہت آزادی اخبارات کی قسمت میں رہ گئی ہے وہ بھی کہیں چھین نہ لی جائے۔ اگر ایسا ہوا تو یاد رکھو کہ پھر ہم کسی مصرف کے نہ رہیں گے۔

سلام روستائی بے غرض نیست

جرمنی نے گورنمنٹ ایران سے سلسلۂ اتحاد قائم کرنیکا جو ارادہ ظاہر کیا تو اسپر ایرانی خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہے ہیں کہ اوہو اب ہمارا بھی بڑی بڑی دولتوں میں شمار ہونے لگا اور یورپ کی زبردست طاقتیں ہماری دوستی کا دم بھرنے لگی ہیں۔ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ دل یورپ کرکے چھوڑے ہیں جو تمہارے ہوکر رہیں گے۔ اسلامی سلطنتوں سے تو انہیں قطعی بغض ہے۔ پھر انسے امید دوستی کی رکھنا حماقت ہے۔ جرمنی تم سے اسلئے رسوخ پیدا کرنا چاہتی ہے کہ اوسمیں روس اور انگلینڈ تمہاری سلطنت جس مزے کے ساتھ تمہیں لوٹ رہے ہیں اوس سے جرمنی کے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔ اسنے خیال کیا کہ دنیا تازہ نوالہ ہم کیوں چھوڑ دیں بس ایکدم سے اوسنے تم سے معاشرت کی بڑی اور وہ ہوکا بھی کیسا زبردست دیا۔ اسنے یہ درخواست کی کہ ہم ایسا ریلوے کا سلسلہ قائم کرنا چاہتے ہیں جسکے ذریعہ تمہاری تجارت میں ترقی ہو اور سلطنت علیہ ترکی سے اتصال ہونے کے باعث اوس اسلامی سلطنت سے تمہارا ربط اتحاد بڑھیگا اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد میں آسانی ہوگی۔

سبحان اللہ جرمنی کو مذہب اسلام سے اسقدر ہمدردی اگر ان ابلہ فریب باتوں میں ایران آگیا تو بس یہ سمجھ لیجیے کہ ایران کی ساری تجارت پر جرمنی کا تصرف ہوجائیگا۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جرمنی کو اس چال میں کامیابی نہیں ہوگی کیونکہ روس اور انگلینڈ کی حاسدانہ طبیعتیں اس بات کو کب گوارا کرسکتی ہیں کہ جو شکار پھنسا ہوا ہو کہ کبھی بھی جرمنی بھی

لاجپت رائے بیقصور ہے

ہندوستان کے ہر گوشہ سے اب یہ صدا بلند ہو رہی ہے کہ گورنمنٹ نے لالہ لاجپت رائے کو گرفتار کرنے میں بڑی غلطی کی ہے۔ وہ ایک جوشیلا ہندو اور قوم کا حامی ضرور ہے مگر اسکا دماغ باغیانہ خیالات سے بالکل پاک ہے۔ اور موجودہ شورش سے اسکو کوئی تعلق نہیں۔ اسکا اصول ہمیشہ یہی رہا ہے کہ وہ بھی اور باضابطہ طریقہ سے گورنمنٹ سے اپنے حقوق طلب کئے جائیں مگر باغیانہ حرکت سے اسے سخت نفرت تھی۔ ایسے شخص کو گرفتار کرنا اور بلا تحقیق شہر بدر کر دینا انصاف کا خون کرنا ہے۔ پراونشل کانفرنس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ گورنمنٹ سے اس بیجا طرز گرفتاری کی بازپرس کیجائے۔ اس ارادہ کو عملی صورت میں لانے کے لئے پہلے پہل تو بڑی سرگرمی سے جلسے ہوئے تحریکیں ہوئیں رزولیوشن پاس ہوئے مگر اب خدا جانے ممبران کانفرنس کو کیا خیال آ گیا کہ فوراً اپنا کام ختم کر کے کسی احتیاط کی۔ خیال کیا ان زیادہ تر لیڈروں کو خوف ہو گا کہ کہیں لالہ جی کی ہمدردی کرنے سے ہم بھی انہیں کے پاس نہ بھیجدئے جائیں۔ قومی ہمدردی کے دعوے بڑی آسانی سے ہو جاتے ہیں مگر جب کام آ پڑتا ہے تو حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ مسٹر گوکھلے نے البتہ بڑی ہمت کی کہ امپیریل کونسل میں گورنمنٹ کی اس کارروائی کی سخت مخالفت کی اور بہت مدلل طور پر لالہ لاجپت رائے کو بیقصور ثابت کرنیکی کوشش کی۔ [illegible] جیسا کہ بمبئی ٹریبیون اخبار کہیں ان خیالات کی تائید کر سکتا ہے درج کرینگے تو خدا جانے کس خیال سے یہ مضمون درج کر ڈالا مگر ساتھ ہی ساتھ اسکی مخالفت میں دیسی مفتی عداوت کا زہر بھی اگل دیا۔

مارواڑی اور عشقبازی

ابھی تک ہم نے حضرت عشق کی سحر کاری کے بہت قصص دیکھے سنے مگر کلکتہ میں آپ نے وہ کمال دکھایا کہ ہماری عقل چکر میں آ گئی۔ ہاں یہ بھی کبھو سنا تھا کہ ایک کوڑی کی بھاجی اور دو کوڑی کی دال کھا کر بڑے فخر کے ساتھ شکم شریف پر ہاتھ پھیرنے والے مارواڑیوں پر بھی عشق کا جن سوار ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے دماغ عالی میں کبھی اس خیال کا دخل ہی نہیں ہوا تھا مگر کیا کریں واقعہ پر کیسے خاک ڈال سکتے ہیں۔ حضرت عشق کے اس کمال کو بھی گردن جھکا کر تسلیم کرنا پڑا۔ ہاوڑا اسٹیشن کے منتظموں نے کمائی کی ترقی کی نیت سے ایک مس صاحبہ کو آفس میں رکھ لیا۔ وہاں کے امر سنگھ جی نامی ایک مارواڑی پر جو عشق کا جن سوار ہوا تو مس صاحبہ کے گیسوؤں کے پیچوں میں پھنس گئے جہاں مس صاحبہ نے دفتر چھوڑا اور یہ دھوتی سنبھالکر انکے پیچھے لگ گئے۔ مس صاحبہ کو اس توندیلے ہنومان دیو کا گمان ہوا اپنے پیچھے پیچھے آتے دیکھکر بہت گھبرائیں آخر جب کرائے کے تو پوچھا کیا ہے۔ کیوں ان داتا آپکی لونڈی نے کیا قصور کیا ہے جو ہمکو چھوٹی چھوٹی [illegible] آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ مس صاحبہ کی سریلی آواز سنتے ہی سیٹھ جی کی باچھیں کھل گئیں اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے میم صاحب ہم تو تمہارے گورے گورے گال اور بھورے بھورے بال پر عاشق ہو گیا ہے ہماری امید برلاؤ تو پھر ہمیں ریلوے ملازمت کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ سنکر میم صاحبہ کو اس ہیبت ناک شکل سے جو خوف طاری ہوا تھا رفع ہوا فوراً باضابطہ کارروائی کیلئے ہاوڑا کے مجسٹریٹ کو قاضی بنا دیا۔*

خدا گنجے کو ناخن نہ دے

اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز کا استعمال اسکا اہل ہی اچھی طرح کر سکتا ہے اگر غلطی سے کسی نا اہل کو وہ چیز حاصل ہو گئی تو اوسکی بیطرح مٹی خراب ہو جاتی ہے۔ ایران والوں میں اب تک غلامی میں زندگی بسر کرنے کی عادت ہو گئی تھی۔ خوشامد اور دست بستہ خدمت کرنا انکی گھٹی میں پڑ گیا تھا اب جو ان نالائقوں کو آزادی حاصل ہو گئی اور امیر غریب اور حاکم و محکوم میں جو تھوڑا امتیاز تھا وہ اوٹھ گیا تو اونکا دماغ بہک گیا۔ شاہ ایران نے زمانہ کا رنگ دیکھکر یہ خیال کیا کہ اب خود مختار حکومت کا زمانہ نہیں رہا۔ دنیا بھر میں آزادی کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ ہر ملک کی رعایا کو امور سلطنت میں مداخلت کا موقعہ دیا جاتا ہے اور ہم اپنے پرانے آبائی اصول پر اگر قائم رہیں گے تو وہ لوگ جن کے کانوں میں یورپ میں آزادی کی آواز پہنچ گئی ہے ہماری سلطنت کی جڑ اوکھاڑنے کی کوشش کریں گے اور چونکہ اسکا کچھ کچھ ظہور بھی ہونے لگا تھا اسلئے اونہوں نے خود ایک پارلیمنٹ قائم کر کے رعایا کو بہت سے حقوق عطا کئے مگر ایرانی غلام طبیعت لوگ آزادی کی قدر کیا جانیں۔ وہ سمجھے شاہ بجلاوہ نے ہمسے ڈر کر اپنی ٹوپی سیدھی کر لی۔ اب اگر ہم ذرا زیادہ زور لگائیں گے۔ تو اونہیں ٹوپی اور تاج بھی دینی پڑیگی۔ اس خبط کو دماغ میں سماتے ہی اونہوں نے بات بات میں شاہ ایران پر دباؤ ڈالنا شروع کیا نیز وہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ بیٹھے اب ہم نے تحریک [illegible] ہے چند روز میں افسروں کو برطرف کر دینے کی درخواست [illegible]

* تاکہ مارواڑی کی امید برلائیں۔

حاجیون کا مسافر خانہ

ناظرین کہین اس عنوان کو دیکھکر یہ سمجھ لین کہ ہم پہلا در آج عازمان بیت اللہ شریف کو یہ مژدہ روح بخش سنانا چاہتے ہین کہ ہزار دن بندگان خدا کی روح فرسا تکلیفون سے متاثر ہو کر مسلمانان بمبئی نے اون کے آرام کے لئے ایک مسافر خانہ تعمیر کر ڈالا۔ تو یہ تو مسلمانون سے اور خصوصاً مسلمانان بمبئی سے بھلا یہ امید کہان سے ہو سکتی ہے۔ یہان کے متمولین تو ایسے ۹۹ کے پھیر مین پڑے ہوئے ہین کہ اون کو صندوقون سے ہمیشہ ہل من مزید کی صدا اٹھتی رہتی ہے اور جو کہین دولت کا چشمہ ادبل ہی گیا تو پایا تو اسکا بہاؤ شاہان بازاری کیطرف ہوتا ہے یا دور فی خطاب پانے کی امید پر سرکاری قرانہ سے جا ملتا ہے۔ کسی نیک کام مین تو ایک کوڑی بھی صرف کرنا انکی بادشاہی کا باعث ہوتا ہے جسے متواتر پڑھ چکے ہین راہ خدا پر جان و مال وقف کرنے والون ادائے فرض آلہی کے شوق مین گھر بار چھوڑ کر سفر دور و دراز کی تمام تکلیفون کو ہیچ سمجھنے والون اور طریق وطن پر سر کے بل چلنے والون کی ان جانگداز مصیبتون کا سین کھینچا تھا جو انہین بمبئی مین مسلمانون کی بے اعتنائی کی بدولت اوٹھانا پڑتی ہین گجراتی اخبارات نے ان تکلیفون سے متاثر ہو کر مسلمانون کو غیرت دلائی کہ خدا کی ایک مقدس فرض کے ادا کرنیوالی اتنی باری دیندار حاجیون کی یہ مصیبتین ہیے تو دیکھی نہین جاتین پھر تم کیسے مسلمان ہو جنکے یہ لذر دلوہر انکا ذرا بھی اثر نہین ہوتا غرض کئی بیسی برکر اخبارات نے غیرت دلا دلا کر بڑی مشکل سے مسلمانون کو خواب ؟

عیش پرستی کا خمار

ادنکر سرور سے زائل نہین ہوا تھا۔ ذرا آنکھ کھولی اور ایک دوٹ لیکر پھر بند کر لی۔ سردار عبدالحق کے جوان دل بیٹے اور سابو صدیق کے ہونہار فرزند نے لوگون کا دل خوش کرنے کے لیے بڑی بڑی رقمین اس کار خیر مین صرف کرنیکا ارادہ ظاہر کیا۔ ہم نے بھی اونکی اس ہمت کی داد دی اور جس قلم سے کبھی ایک لفظ بھی خوشامد کا نہ نکلا تھا محض اسی امید پر کہ کسی طرح اس کار خیر کی تکمیل ہو جائے انہین مسلمانون کے جہاز کا ناخدا بنایا۔ دین اسلام کے سچے حامی ہونیکا اعزاز دیا مگر افسوس ہمین بڑا دھوکا ہوا۔ یہ تو ہم پہلے ہی سمجھتے تھے کہ مسلمانون کے مردہ دلون مین حمیت دین نام کو بھی نہین مگر جیسے جیسا اپنے پر زور قلم سے اسکی روح اون کے قالب مین پھونکی۔ اور اسنے اپنا کچھ ظہور بھی دکھلایا تو ہمین ہرگز یہ خیال نہ ہوا کہ اسے ذرا بھی قیام نہ ہوگا ورنہ خلاف عادت اپنے اخبار کے قیمتی کالمونکو خوشامدانہ الفاظ اور بیجا تعریفون سے سیاہ کرتے مگر اب ثابت ہوا کہ یہان کے مسلمانون کے دلون مین حمیت اسلام ہے اور نہ اسکے قبول کرنیکی انمین صلاحیت ہے۔ مذہبی حمیت کا جوش چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جو بہت دیر مین پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد زائل ہوتا ہے۔ دوسرے جو بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد زائل ہوتا ہے تیسرے جو دیر مین پیدا ہوتا ہے مگر دیر ہی مین زائل ہوتا ہے چوتھے جو بہت جلد ظاہر ہوتا ہے اور دیرپا ہوتا ہے۔ ان چار قسمون مین قسم اول بہت بری اور قسم آخر بہت مبارک ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے ... ...

مسلمانان بمبئی کی قسمت

مین پہلی قسم کا جوش آیا ہے۔ کن کن دقتون سے اور کیسی کیسی غیرت دلا کر ہمنے انکو جیسی دنون کو عازمان بیت اللہ کی تکلیفون سے بہت ہی دردناک اور دلگداز فوٹو کھینچکر زم کیا تھا۔ افسوس ہماری ساری محنت رائگان گئی۔ وعدے بہت کئے گئے جلسے ہوئے چندہ کھولے گئے گورنمنٹ سے تحریک ہوئی سب کچھ ہوا۔ مگر عملی صورت ذرا بھی نظر نہ آئی۔ ہم ابتک اسی انتظار مین خاموش بیٹھے تھے کہ دیکھئے ان کے وعدے کب پورے ہوتے ہین اور مسافران راہ خدا کو کب خوشخبری سنانیکا ہمین موقعہ ملتا ہے مگر اب انتظار کی حد ہو گئی۔ اگر ان وعدون مین کچھ بھی صداقت ہوتی اور وعدہ کرنیوالون کو ایفائے وعدہ کا کچھ بھی خیال ہوتا تو ایک دو قدم ابتک تو اٹھتے۔ مگر حالت یہ ہے کہ ان کے دلون مین نور اسلام نہین اور انکو ایفائے وعدہ کا خیال ہونا ذرا بھی ضروری نہین ہے۔ زیادہ تر افسوس تو ہمین انجمن اسلام کی کمیٹی سے ہے جو عرصہ سے بیٹھ رہی ہے۔ یہ انجمن حامی اسلام ہونیکا دعویٰ کرتی ہے گورنمنٹ کو یہ دکھا سکتا ہے کہ ہم مسلمانون کے وکیل اور لیڈر ہین مگر انکے سارے وعدے جھوٹے ہین۔ اونہین ترقی و بہبودی اسلام کا ذرا بھی خیال نہین۔ گورنمنٹ اگر اونہین مسلمانون کا وکیل اور لیڈر خیال کرتی ہے تو وہ سخت غلطی پر ہے انہین سچے مسلمانون سے اور سچے مسلمانون کو انسے سخت نفرت ہے۔ ہمین انسے کوئی واسطہ نہین اور تعمیر مسافر خانہ کے بارہ مین انسے نہین بلکہ سچے مسلمانون سے ہم بڑی عاجزی کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین کہ خدا کیلئے اپنی خدا داد دولت کا صدقہ دو اور اپنے دینی بھائیون کی امداد کیلئے کمربستہ ہو جاؤ۔

کو غفلت سے چونکا دیا۔ وہ چونکی تو پکار اٹھی ادنی فتنہ ایسی تھی جو مصر یا اسرائیل کی ریت ناگہ آغاز سے ہی وعدہ ہونی خرابہ حالت و

سخت گیری کی ضرورت ہے

ہندوؤن کی بیجا جوش اور باغیانہ کارروائیون نے انگلینڈ والون کو اسطرف متوجہ کیا ہے وہ ابتک ہندوستانیون کو مردہ دل اور رفرمانبردار خیال کرتے تھے اور ۵۷ء کی بغاوت کے بعد ہندوستانیون کی قوت کا جو خاتمہ ہوا تو انگلینڈ والون کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ اب اسکے قابل نہین رہے ہین کہ گورنمنٹ کی مخالفت مین پھر کبھی علم بغاوت بلند کرین - اگر ان مین کوئی صلاحیت باقی رہی بھی تو اتنی کہ کانگریس قائم کرکے گورنمنٹ کی بیجا کارروائیون کے خلاف بلاغت و فصاحت کی داد دین مگر اس سے انگلینڈ والون کو کسی قسم کا خوف نہین تھا - وہ سمجھتے تھے کہ یہ جلسے مین قدر بکا کرین ہم اس کان سنکر اس کان اڑا دین گے انہین ہمارا بگڑتا ہی کیا ہے - مگر آجکل ہندوستان سے بغاوت کی خبرین معہ حاشیہ و تفسیر جو اون کے کانون تک پہونچین تو وہ بہت ہی چونکتا ہو گئے ہین - بزدل ہندوستانیون کی اس جرأت نے اونہین حیرت مین ڈال دیا ہے اور اسقدر خوفزدہ ہو گئے ہین کہ اس معاملہ مین ذرا سختی سے کام لینے کی گورنمنٹ کو صلاح دیجاتی ہے -

لندن ٹائمز کا ایک نامہ نگار ہندوستان کی اس حالت کو بہت خوفناک ظاہر کرتا ہے - اوسکا خیال ہے کہ سرکار کے مظالم کی یا ضابطہ شکایت مین تو کوئی ہرج نہ تھا - اوس کا سننا نہ سننا ہمارے اختیار مین تھا مگر وفادار رعایا کا فرض ہے کہ ... ...

آپے سے باہر نہو

اور واجبی طریقے سے اپنی شکایتین گورنمنٹ کے گوش گذار کرے - اور اب جو انہون نے گورنمنٹ پر زور ڈالنے کا یہ باغیانہ طرز اختیار کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہین اگلی سی وفاداری اور اتباع شعاری باقی نہین رہی ہے ان کے دماغ بہک گئے ہین - اور یہ سمجھتے ہین کہ ہماری زبانی فریادین تو بیسود ثابت ہو ئین اب ہاتھ پیر ہلا کر گورنمنٹ کو اپنی حالت کی اصلاح پر مجبور کرنا چاہیئے - اسی امید پر اونہون نے باغیانہ حرکتین شروع کر دی ہین - ایسی حالت مین اگر اونہین یون ہی چھوڑ دیا جائے تو اون کی ہمتین اور بڑھین گی اور آگے چل کر اس دبی ہوئی آگ کے شعلے نمایان طور پر بھڑکنے لگین گے - آتش فساد ملک کے ہر گوشہ مین پھیل جائیگی اور پھر اوسکا روکنا بہت مشکل ہو جائے گا اسلئے یہی مناسب ہے کہ ابتک انکے گورنمنٹ جو شفقت آمیز سلوک کر رہی ہے اوسکو ذرا ملتوی رکھے - اور واجبی سختی سے کام لے ابھی اون کی ہمتین بہت بڑھ گئی ہین یہ عرصہ دراز کی غلامانہ پالیسی نے اون کو بغاوت کے سبب تجربے سے بہت خائف بنا دیا ہے - اور گورنمنٹ نے اون سے ذرا بھی سخت برتاؤ کیا تو یہ خاموش ہو رہین گے - نامہ نگار ٹائمز کو ان خیالات کی اظہار کی اسلئے ہمت ہوئی کہ وہ ہندوستانیون کی بزدلی سے اچھی طرح واقف ہے اوسی تو اسی امر کا بھی یقین ہے کہ دلیسیون کا یہ جوش

کرزن کی اقبال سے زیادہ وقعت نہین

رکھتا - اور گورنمنٹ کو سخت گیری کی کوئی ضرورت نہین - مگر صرف سرکار عالیہ کے جاہ و جلال کا سکہ لوگون کے دلون پر بٹھانے کے لئے اوسنے یہ صلاح دی ہے ورنہ ظاہر ہی بات ہے کہ موجودہ حالت ہند سے گورنمنٹ کو خائف ہونیکی کوئی ضرورت نہین ہے - ۵۰ سال کی حکمرانی سے اسنے ہندوستانیون کی ہمت کا پورا اندازہ لگا لیا ہے - اور تجربہ سے بھی ثابت ہو گیا ہے کہ محض ایک سردار کی گرفتاری ہندوستان بھر کے باغیون کے دماغ کی علاج کیلئے کافی ہے اور ایسا ہی ہوا بھی جیسے لالہ لاجپت رائے گرفتار ہوئے ہندوستان کی مخدوش حالت مین ایک بیّن تغیر ہو گیا ہے - جن لوگون نے جلسا کو بہکانیکا بیڑا اوٹھایا تھا وہ بھی تو تمانی مرکھنی ناپاک کی گرفتاری کی خبر سنتے ہی اونہین ایسا سانپ سونگھ گیا گویا منہ مین زبان ہی نہین - مختلف مقامون پر جلسے ہوئے - اور لالہ جی سے قطع تعلق ظاہر کی گئی - سکھ وراجپوت جیسی بہادر قومون نے باغیون کی کارروائیون سے علانیہ طور پر علیحدگی ظاہر کی -

غرض کہ بہت جلد دلیسیون کا جوش فرو ہو گیا - اور اب بہت کچھ امن ہو چلا ہے - ابھی چند لوگ ایسے بھی ہین جن کے دماغ کے کیڑے بیطرح کلبلا رہے ہین مگر اون کے علاج کے لئے گورنمنٹ کو دوسرے اجیت سنگھ کی گرفتاری کی بھی ضرورت نہین - ہم لندن ٹائمز کے نامہ نگار کو یقین دلاتے ہین کہ تمہین اسقدر خوف کی کوئی وجہ نہین اور نہ گورنمنٹ تمہاری صلاح سخت گیری پر عمل کرنیکی ضرورت دیکھتی ہے

معرکہ آرائی

سچا خواب

ارے میاں پیر بہادر سنئے بھی ہو۔ السلام علیکم کی خلعت فاخرہ زیب تن کیجئے۔ اور کہاں چپٹ چھپاکر معہ دو گردش ذرا اس طرف متوجہ ہوجئے تاکہ ریگستان کی خشک ہوا کی بدولت آپکے دماغ کو اوس دیرینہ رطوبت سے جس نے بیچ کی مرطوب ہوا کی وجہ سے جمع ہو کر آپکے دماغ کو بیکار بنا رکھا ہے پاک کر کے اس قابل بنائیے کہ اس خواب کو جو کہ ہم ابھی بیان کرنیوالے ہیں سنکر یاد رکھ سکے۔ سنئے اور ہمہ تن گوش ہو کر سنئے وہ ایک عجیب غریب خواب ہے۔

ایک عرصہ سے ارادہ ہو رہا ہے کہ خواجہ غریب نواز کے مزار کی زیارت کروں مگر کاروبار دنیا سے فرصت نہیں ملتی۔ ایک روز اسی خیال میں آنکھ لگ گئی۔ کس سے۔ ارے میاں لاحول ولا قوۃ خواب سنتے ہو یا مذاق کرتے ہو۔ تم تو نرے قابوچی ہو۔ میاں لگ کس سے جاتی۔ نیند سے لگ گئی۔ اچھا اچھا کہو خفا مت ہو۔ تو عالم خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اجمیر شریف پہنچا۔ ریلوے اسٹیشن سے باہر آیا ہی تھا کہ میں چار شخص بڑی مہذب صورت بنائے میری طرف غیر معمولی پھرتی سے جھپٹے۔ میں کھٹک گیا۔ کیونکہ دلی میں ایک مرتبہ دھوکا کھا چکا تھا۔ معاً یہی خیال گذرا کہ ضرور یہ کسی ٹھگوں کے طائفہ کے ممبر ہیں اور انکی یہ تہذیب مصنوعی ہے۔ اتنے میں ایک بولا حضرت آپ کہاں سے لائے ہیں زیارت کو تو ضرور تشریف لیجئے گا وغیرہ وغیرہ سوالات۔ میں نے سبکا مناسب جواب دیدیا۔ پھر کہا اخاہ آپ تو ہماری ہی علاقہ کے رہنے والے ہیں چلئے آپ درگاہ شریف میں ٹھہرئیے۔ وہاں آپ کے واسطے سب سامان مہیا کر دیا جائیگا اور نہیں تو غریبخانہ پر تشریف لے چلئے۔ یار لوگ سمجھ گئے کہ یہ بات مطلب سے خالی نہیں ہے۔ اور کہہ دیا کہ میں تو دیوانجی صاحب یعنے صاحب سجادہ کے مکان پر ٹھہرونگا یہ سنکر اونکی جان مرگئی۔ اور تمام امیدوں پر پانی تو بھلا ریگستان میں کہاں خاک پڑگئی۔ اور کچھ پھول پیش کر کے کہنے لگے اچھا یہ تبرک تو لیتے جائیے میرا نام یہ ہے۔ درگاہ شریف میں دریافت کر لیجئے گا۔ اس طرح میں تو انکے پنجوں سے بچکر سیدھا دیوانجی صاحب کے مکان پر آیا۔

شام کو میں اپنے ایک دوست کے ساتھ درگاہ شریف گیا۔ فاتحہ پڑھنے کے بعد ادھر ادھر کی سیر کی۔ دیکھا کہ درگاہ شریف میں بہت سے حجرے بنے ہوئے ہیں اور ہر ایک میں دو دو چار چار آدمی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ اون میں سے کچھ تو خادم ہیں اور کچھ زائرین ہیں۔ یہ بڑے بڑے خدام زائرین کو یہاں ٹھہراتے ہیں اور خوب دونوں ہاتھوں سے کھسوٹتے ہیں۔ میں نے خدا کا شکر کیا کہ میں خوب اسٹیشن والوں کے دام تزویر سے بچا۔ آگے چلکر ایک حجرہ میں دیکھا کہ حقہ کشی ہو رہی ہے اور غریب دلیہوں کو ٹھگنے کی تدبیریں کیجاتی ہیں یہ دیکھکر یار لوگ چپ ہو گئے۔ ہم آگے بڑھتے ہوئے چلے گئے اور ایک جگہ دیکھا کہ ایک اکھاڑا کھدا ہوا ہے اور ورزش ہو رہی ہے۔ مجکو یہ حالت دیکھکر نہایت افسوس ہوا کہ درگاہ شریف جیسی متبرک جگہ کو ان لوگوں نے سرائے مع گودام خانہ اور پہلوانوں کا دنگل بنا رکھا ہے۔ ہائے بڑے ہی افسوس کر رہے تھے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سیاہ رنگ بے رونق آنکھیں ہونٹوں پر پان کی دھڑی جمی ہوئی جس کی سرخی نا بلکل ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا کوے کی چونچ میں کسی نے گلاب کا پھول دیدیا ہو ایک زرق برق لباس میں بڑم علائی سے چلے تشریف لا رہے ہیں۔ اور دو اون کے جلو میں بہت سے لوگ بیں زنبیار چلے آتے ہیں۔ یہ معلوم ہوا کہ یہ بھی ان خادموں ہی میں سے ہیں مگر درگاہ شریف کی جاگیر کی کوئی خاص خدمت ان کے سپرد ہے جسکی اونکو تنخواہ بھی ملتی ہے اور قریب قریب تمام خادموں کے یہ میڈ ہیں (آئندہ سے فقیر ہم انکو میڈ کے نام سے یاد کریں گے) انکی تزک و شان سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ درگاہ شریف کی جاگیر کے یہی مالک ہیں انکو یہاں چھوڑکر ہم درگاہ شریف کے بلند و دراز لمبے گذرتے ہوئے صدر دروازے پر پہنچے۔ یہاں آٹھ دس خادم نہایت شریف صورت بنائے بیٹھے ہیں ہم بھی کھڑے ہو کر درگاہ بازار کی سیر کرنے لگے (باقی آیندہ)

واقف ہم ہیں سی۔ ای این سی ادائی۔ جی

مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاہیئے

اجی جناب۔ السلام علیکم۔ یا وحشت۔ کہیں جانو خانہ سے گمشدہ اسیطرف تو نہیں چلے آئے۔ اے لاحول ولا مجھے کچھ اور خیال تھا معاف کیجئے گا۔ سنئے ایجناب کرزن اخبار کی سیر کر رہے تھے کہ ناگاہ شمبھو ناتھ کے مضامین نظر سے گذرے دور آگے چلکر مختلف اخبارات میں سودیشی پورشوں کا خوفناک سین پیش نظر ہوا

ہو سوف والله بڑا احمد ہے ہوا کہ یہ سب کچھ
جو ظہور میں آ رہا ہے ہماری بھولی بھالی
گورنمنٹ کی آزادی کا باعث ہے ورنہ آپ خیال
کر سکتے ہیں کہ شاہ شاہ ہے رعیت رعیت۔
چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ ہر صورت میں
زبردست کا نقصان ہے۔ ہر زور عضو ضعیف
میرہزد۔ مگر معلوم دہوتی بر شاد کس خواب
خرگوش میں مست ہیں اور ہماری بہادر گورنمنٹ
کو کیا خیال کر رہا ہے جسے دیکھو ۔ لیشی با بند
ماترم کا نعرہ لگا رہا ہے۔ اتفاق قائم کرنے
کی کمیٹیاں منعقد ہو رہی ہیں مسلمانوں کو
دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش میں ہیں مگر میرا
خیال ہے کہ ہندو اس خیال میں ہرگز ہرگز کامیاب
نہوں گے کیونکہ میں اون ادنی قصبوں میں
دیکھتا ہوں کہ لفظ اتفاق کے ہی دلدادہ ہیں
باقی مسلمانوں کے اجتناب بہ نسبت پیشتر کے
اب زیادہ ترقی پر ہے حتی کہ مسلمان ملازمین
کو اہل قصبہ اپنے مکانات بھی کرایہ پر دینا گناہ
سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس قصبہ موانہ میں اکثر
حاجیان اپنے مکانات کبھی کرایہ پر اہل اسلام
کو نہیں دیتے۔ افسوس اہل ہنود اسقدر چین
اور مسلمان اون کی بغل میں گھسیں گو بظاہر
صنعت و حرفت کے دلدادہ ہیں ہمدرد قوم ہیں
بہی خواہ ملک ہیں لیکن لیجئے خیال ناقص میں
ہرگز ہرگز نہیں بلکہ اپنے اوس مافی الضمیر کو
پورا کرنا چاہتے ہیں جسکو ہماری بہادر گورنمنٹ
نے آئینہ بنا کر دکھا دیا ہے۔ وہ یہ کہ کچھ پرورش
پا کر رہ گیا۔ اور اعلیٰ جماعتوں میں پہونچکر
تاریخ کا مطالعہ شروع کیا۔ تو کیا دیکھا کہ کہیں
محمود غزنوی نے بت شکنی کا لقب پایا ہے کہیں
محمود غوری نے بزور شمشیر ہند میں اسلام کا سکہ
جمایا ہے۔ کہیں اکبر نے بڑے بڑے ہندو معزز
خاندان کی بیٹیوں کو اپنی سلک میں منسلک کیا ہے
کہیں اورنگ زیب نے اسلام کو فروغ دیا ہے۔
اب آنکھیں کھلی ہیں اور اپنی اوس ذلت پر
آٹھ آٹھ آنسو بہا کر مسلمانوں کو پریشان
کرنے پر تلے ہیں اور بھی زبردست پالیسی
یہ ہے کہ بظاہر غمگسار ہمدرد ہو اور گورنمنٹ
کے مقابلہ میں علم بغاوت کھڑا کرو اور جب حالت
دگرگوں نظر آئے تو دہوتی کھول کر اونہے
پڑ جاؤ کہ ہم تو گورنمنٹ کی کالی گنگو ہیں مسلمانوں
کے گلے پر چھری چلتیں اور ہمارے دلوں کو
تسکین ہو۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے پیارے بھائی مسلمان
اپنی بہادر اور خیر خواہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں
مخالفت کا خیال بھی نہ لائیں گے۔ اور اس
سودیشی تحریک سے (جسکا اصل منشا ذلیل کرنا
اور ہولہ لینا ہے) جو وبائے طاعون کی طرح
پھیلی ہوئی ہے بچنے کے لئے حفظ ما تقدم
کا نسخہ استعمال کریں گے جس سے آئندہ کو
فلاح ہو۔ وہ نسخہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے
پادشاہ کی خیر کے جویان رہیں اور اوسکے
احکامات کو فرض عین سمجھیں اور کاربند ہوں
(باقی آئندہ)

واقعہ غضب کا شعلہ میرٹھ

منحوس ٹلا

لو بھئی جاتے ہیں۔ وعلیکم السلام۔ بہت تیری
دُم میں رہا گا۔ ہزاروں کی جانوں کا جنجال بکر
بھاگا۔ بچہ خدا کے ہی حکم سے مجبور ہیں۔ ورنہ
ایسی موچھ مروڑی جائے کہ سر کی اور چوٹی
دم میں آ جائے۔ کمبخت نے دنیا کو تباہ کر ڈالا!
ہزاروں بچے یتیم ہوئے۔ ہزاروں اسیر ہوئے
ہزاروں عورتیں بیوہ ہوئیں۔ ہزاروں مرد و زن کے
گھر آشیانہ بیابان ہو گئے۔

ونچہ:۔ آج اندھیرے میں کس سے باتیں ہو رہی ہیں
یار ایک ڈبل منحوس ہے کیا ڈبل روٹی سوچو بسکٹ
کی خالہ ہے نہیں نہیں میر کہاں سے۔ پیارے بچے
دیکھو وہ گیا وہ گیا۔ بس چلا گیا۔ تم بھی
پونے تین دمڑی سوا چہ کوڑی نقد اوہی
کا تیل ماش ڈیڑھ پیسہ کا بکرا۔ دو کا ڈساگر
کچھ چنکری۔ چار پیسہ کا گھوڑا۔ ۲ پیسے کی
اسکی دم۔ خیرات میں کسے سائیں گنبھا کی
نذر کرو۔ چلا گیا۔ شکر ہے خدا کا۔ کون گیا
کسکی دم خیرات کراتے ہو۔ چہ خوش اتنا بھی
نہیں سمجھے۔ اب کیا ہجے کر کے بتلاؤں۔ جی
ہاں۔ اچھا سنو طوئیں الف زبر (طا) پیش
واؤ زیر زبر پیش آگے نون بیچ میں نقطہ
ساکن (عون) غرض طاعون (پنچ) بھئی
واہ ایسے ہجے کون سے مکتب سیکھے ہیں
یار اپنے حساب ہجے کیسے سیکھے ہیں کیا آپ
یہ کہتے ہیں کہ بغیر ہجوں کے پڑھنا ہی نہیں
آتا ہے۔ بیشک۔ اجی حضرت آج کل کے
تو ماسٹر مشنی بچے تو رہے درکنار۔ بغیر پڑھائے
ہی پڑھا ہوا بنا دیتے ہیں صرف حفظ کرا دیتے
ہیں کون مغز زنی کرے۔ اون کو اپنے حلوے
مانڈے سے کام۔ چنانچہ اون ہی میں سے
سمجھ لو۔ جب کبھی ہجوں کا موقعہ آن پڑتا
ہے تو زبان چار فٹ موٹی ہو کر تین فٹ لمبی
لیٹ جاتی ہے۔ پھر تو جو زبان پر آ جاتا ہے
طوئیں عوئیں قوئیں زیر پیش زبر ایسے ہی
ویسے ہجے ہو جاتے ہیں۔ آخری مخاطب
ٹھیک نکل آتا ہے۔ چاہے ہمکو نہ معلوم
ہو کر گدہے کے دم ہی ہوتی ہے یا نہیں

گرد بھی پڑے اماں تو بھولنے لگے۔ خیر اس وقت سے
ایسوں کیا غرض۔ جو بر پتا وہ گدھے کی دم کو
شہر در شہر ٹٹولتا پھرتا رہے یا نہیں چلو خیر
بھی (منحوس قلاش) اپنی جان بھی لاکر بن
باسے۔ یہاں سے بھاگے ہوئے بہت کم آئے
ہم ہمیشہ خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان والوں کو
بھی چند روز کی روٹیوں کا سہارا ہو گیا اشتہاری
ڈاکٹروں کا وہ بھی ٹوٹا ہوا ہے کہ ہزار ہا بار
تر طاعونی نہ مرے مگر نہ ہوئے تو اشتہاری
ڈاکٹر خوب ہی ایڑیاں رگڑیں مگر وہ (طاعون)
ایسا کب ٹالی تھی جو کسی کے علاج سے ٹالی جاتی
مگر ان چلتے وقت دنیا بھر کی میونسپل کمیٹیوں
سے یہ کہہ گیا ہے کہ دیکھو میری بدولت تمھے
موقعہ ملا کہ دہلی دہیر و جابجا اور نیز ٹیکس کی
ابزادی کی۔ یاد رہے کہ اگر شہر میں صفائی
اور پاکیزگی شروع کردی تو میرے دشمن
بھی نہ ہوں گے اور اگر اسیطرح رہا تو پھر
ششماہی سالانہ پھیرا کرتا رہوں گا۔
میاں اور تو اور۔ اول تو بچارے پوجا پاٹ
کرنیوالے ہندوؤں کو بہل پھسلا کر ان کی
جانوں سے تباہے حشر و قیامت تک کی
رسید لینی شروع کیں۔ رفتہ رفتہ مسلمانوں
کی بھی گانٹھ کترنی شروع کی مگر بھائی وہ
ایسے کب تھے۔ کوئی نہ کوئی ایسا ملا اور خدا
کا حکم بھی یوں ہی تھا مسٹر طاعون کو ارتھ
ہجرت کرنی ہی پڑا۔ آخر کو دہلی سے رخصت
ہو کر بھاگنا ہی پڑا اور یہ کہتے ہوئے چل
دئے سا درود یوار پہ حسرت سے نظر کرتے
ہیں خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں
جو مرے کس کس پر گذر گئی ... مسٹر پنچ
ذرا ... میں صفائی نہ ہوئی اور ... مسٹر

طاعون نے قدم رنجہ فرمایا تو یاد ہے کہ اسکی
(طاعون) حجامت کرڈال بھاڑ لیسے کرنی
پڑیگی۔ جب بھی باز نہ آیا تو ٹیکس ٹاکس چھوڑ
پنڈ یا ڈوری بیبو ڑا دہلی کا نیلام کر کے جمع
ہو گئی جوڑ جدہر سینگ سمائیں گے چل دینگے
پھر یہاں کون رہیگا۔ کمیٹی اور طاعون جیسے
وقت دونوں کا نکاح پڑھا دیں گے جو زبردست
ایک دوسرے کے پیچھے نکلوائیگا ہم بھی دور سے
تماشے دیکھیں گے اور یہ کہیں گے کیوں بی
میونسپلٹی اپنے یار طاعون کو بلایا۔ شہر میں
صفائی نکی۔ اب نہیں دے جاؤ۔ بندہ مضمون
کو بوجہ طول کے ختم کرتا ہے اور اپنے خدا سے
توبہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔ ناظرین کو بھی
چاہیئے کہ دعا کریں کہ اب طاعون نہ آئے
داقتہا طاعون کو کوسنے کا داؤں پیچ کہاں جاکر
آپ کا نامہ نگار چند روزہ دہلی۔

اتفاق کا ایک نیا چٹکلہ

نئی بڑھیا پھانس کا لہنگا

بھیا پنچ بہادر۔ آجکل اتفاق ہندوستان
میں وبائے طاعون کی طرح ہر چہار جانب پھیلا
ہوا ہے۔ جدھر دیکھیئے اتفاق کی کمیٹیاں اور
انجمنیں قائم کی جاتی ہیں۔ جہاں سنئے اتفاق
کی بابت چرچہ بند وق وہ لنبا چوڑا لکچر
دیا جا رہا ہے کرنے والوں کا ناک میں دم
اور دم میں ناک ہو گیا ہے۔ چار بجے شام
اگر آباد کے گدڑی بازار کے نکڑ پر آٹھ بجے
رات تک ایک خاصا مجمع رہتا ہے۔ پہلے
مسٹر ٹھیلا رام اتفاق کی ہڈیاں توڑا کرتے
تب آج کوئی چھٹا یا پچواں روز ہے جو
بنارس رسید ہو گئے۔ اب اونکے چیلے چاپڑ
اتفاق کے پیچھے ڈنڈا لئے پھرتے ہیں۔ ایجناب
علیہ الرحمہ کے نزدیک ایسا میسر ہوا کچھ مجنون کا جنون
کا الجھا کلام یا کسی مجذوب کی بڑ ہے جس کا کوئی
نتیجہ نہ کچھ اثر ہے۔ آجتک یہ بات سمجھ کے دریافت
میں نہ آئی کہ آخر ہندو صاحبان کا منشا رد کیا
ہے اور اتفاق کے کیا معنی اون کے فہم شریف
میں حلول ہیں اگر اونکا یہ مطلب ہے کہ مسلمان بھی
ملکی گورنمنٹ کے خلاف کوئی کارروائی کریں تو
ایسی یکجہتی کو ہم دور سے ڈنڈوت کرتے ہیں
کیونکہ آج تک ایسے لکچروں کا جو نتیجہ ہوا۔
ہندو صاحبان نے اپنی نظروں سے دیکھا کانوں
سے سنا پھر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ کوئی
بڑے گھر میں براج رہا ہے کوئی کالے پانی اپنی
حسرت لیکر ڈوب مرا مسلمان کیوں میسو دیتیں
کر کے لپنے کو انگلیو نہ شمار کرائیں۔ یہ ہندو
صاحبان کو کب گوارا کرے۔ ہاں ایسا
اتفاق کرے کہ ہم بھی تیار ہیں کہ وہ اپنی چھوت
چھات چھوڑ دیں۔ مثل ہمارے کسی قسم کا پرہیز
نہ کریں تو ہم بھی اپنا پائجامہ اوتار کر آپ کے چوتڑ
کے نیچے دھوتی باندھکر ایسا مل جائیں کہ
کوئی پہچان نہ سکے۔ پھر یہ ایسا ٹھیک ٹھاک
ہو کر بادید و شاید۔ **راقم**

دونوں کے اتحاد نے کیکر تنگ کر دیا
کھلتا نہیں کہ یادہے یا پیرہن میں ہم

بقلم شباب اکبر آبادی عثمانی

مکتبوں کی تعلیم کا خاکہ

معلموں کو جو دیکھو تو سمجھ دقیانوس
وہی ہیں وضع فارسی کے استخوان بردوہ
وہی ہے اونکا پرانا طریقہ تعلیم
کہ جس میں زندہ دلی کے نہیں ذرا بھی آثار

یہی خوشامدی القاب اور یہی آداب
کہ جس سے تازہ ہوا اشتیاق دلکشائی بہار
ہوا ایک نچہ کا مطلب تو ہاتھ بھر کی دعا
اور ایک گز کی تمنا سے دولت دیدار
طریق ربط ابتک یہی ہے او ٹپا ٹنگ
پڑے ہیں جو رو کے تو بیل ہی گئے اور بیکار
نہ چلنے پھرنے کی عادت نہ خو ریاضت کی
جوان پیر سے بدتر تو پیر زار و نزار
سوائے ضعف دماغ اور یہی مرض ہیں کئی
فتور ہاضمہ آشوب چشم ۔ سر میں حار
مکان وہ جس میں کبھی کبھی بہرے ہوئے کونے
ہے جیل خانے کے مانند تنگ تیرہ و تار

جاسوسون کی رپورٹ مین

برلن آسٹرو سورس سے ایک تازہ تار برقی میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بولشیویک حکومت کے روسی طلباء کی ایک جماعت نے کا محاصرہ کر لیا ہے ۲۰۰ آدمی گرفتار کر لئے گو تمہید بعض ان میں سے رہا کر دئے گئے یہ کارروائی محض اس لئے کیگئی کہ طلباء کو ملکی معاملات میں مداخلت کرنے سے روکا جائے۔

مقام ہیگ میں جو صلح کی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس میں شرکت کیلئے جو جاپانی ڈیلیگیٹ روانہ ہو گئے ہیں وہ پریسیڈنٹ ولسن سے ملاقات کا شرف حاصل کرینگے۔

متحدہ سلطنت کی عدالت عالیہ نے کمپنیون کو جو ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کرتی ہیں ریاست سے خارج کر دیا جائے۔ ۔ ۔ حکم دیا کہ اسٹانڈرڈ آئل کمپنی ... کو ... تمام

جرمن کالونیل کانگریس جرمن ایسٹ افریقہ میں ہندوستانی تاجرون کے مسئلہ کے متعلق بحث کی اس میں ظاہر کیا گیا کہ باوجود جرمن کی فریاد ہون انکا تعلق جرمن نوآبادی میں ہندی تاجر اور سوداگرون کا ابھی مقابلہ کر سکینگے - اور نیز اس امر کی آزادی حاصل کی کہ وہ نوآبادی سے خارج نہ کئے جاینگے اور تا وقتیکہ برٹش جرمن گورنمنٹون کے تعلقات نازک نہ ہوں ان لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی

ایرانی اور برٹش حکام افغانستان اور بلوچستان میں بلا سند آلات حرب کی درآمد کے خلاف موثر ذرایع فراہم کر رہے ہیں -

برلن کی خبر ملی ہے کہ باکو کے قریب لین کی سنگاہ برباد کر دی گئی - چنانچہ برٹش جنگی تارپیڈو شکن جہازات بحر اسود پر روانہ ہو گئے ہیں جرمنی جنگی و آبدوز کشتی جہازات بھی شامل ہیں -

ایران کے علاوہ ترکستان کے باقی ...

سمی رحیم خان کو گرفتار کر کے طہران لایا گیا معلوم ہوا کہ اسکی گرفتاری سے وہان امن ہو گیا ہے پریزیڈنٹ اس سے سخت ناراض ہے اور اسکو قید کرنے پر اصرار کر رہی ہے۔

ظل السلطان یعنی چچا بادشاہ ایران شاہ محمد علی شاہ وزیر سے معزول کر کے طہران میں بلایا گیا ہے اپنے طہران میں ایک لکچر دیا جس میں ظاہر کیا کہ رعایا کا یہ خیال غلط ہے کہ ہم اور تمام شاہی خاندان خود مختارانہ حکومت کرنا پسند کرتے ہیں یقیناً ہم رعایا کی بہبودی کو ملک کے دل سے خواہشمند ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ میں ملکی آزادی اور مجلس شوریٰ کا مخالف ہوں اور ہر دم برہم کرنیکی کوشش کرتا ہوں وہ بالکل غلط ہے۔ یاد رہے کہ شاہ ناصر الدین کے زمانہ میں سب سے پہلے میں نے ہی ملکی آزادی اور مجلس شوریٰ کے لئے آواز بلند کی تھی۔

انسین (رنگون) اسکے مقدمہ کا فیصلہ [illegible] ہو گیا۔ کل ۱۲ ملزم [illegible] گرفتار تھے [illegible] ملزم صاف بری کر دئے گئے۔ ۳ ملزموں کو [illegible] سال کی اور [illegible] قید کا حکم ملا

بابو بپن چندر پال نے گذشتہ یکشنبہ کو [illegible] کے وقت ایک لکچر میں ظاہر کیا کہ اب زبانی جمع خرچ [illegible] سے کہا کہ لاجپت رائے [illegible] میں [illegible] تک کا [illegible] جانا [illegible] ہے۔ [illegible] نامی اخبار نے قریباً [illegible] صاحب کی تقریر کا [illegible] لکھا ہے یعنی مدراس میں بابو صاحب نے ایک مدراسی سے کہا کہ چلو مالک غیر کو چلو وہان سے گورنمنٹ کی ترکیب [illegible] واپس آ کر [illegible] ۱۰۰۰ گوروں کی قربانی [illegible]

کومیلہ سے ایک [illegible] تار [illegible] میں ظاہر کیا گیا ہے کہ [illegible] کی تحقیقات میں سشن جج نے ایک ملزم کو ۲ سال اور [illegible] ملزموں کو ایک ایک سال قید کی سزا دی

کلکتہ میں دو ہندو نوجوانوں نے خودکشی کرنی چاہی تھی مگر تعجب ہے کہ بہت ہی سخت حالت میں زندہ بچ رہے ہیں پولیس نے ہسپتال روانہ کر دیا علاج ہو رہا ہے مگر نازک حالت ہے

لاہور میں چند بدمعاش لڑکوں نے ایک لڑکے کے ساتھ ناجائز کارروائی کی اور اس پر طرہ یہ کہ اسکا فوٹو بھی لیا۔ کل چھ یا سات لڑکے تھے جو سینچر کارروائی کے وقت اپنا فوٹو اتروایا۔ شاباش برخوردارو شاباش اور تمہارے نالائق والدین کو بھی صد آفرین ہے۔ آہ! اسلامی حکومت

کل ہندوستان [illegible] کے افسروں کو چاہئے کہ کم سے کم ایک وقت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ وقت خوشی میں کھانا نہ کھائیں کیونکہ ان کے واسطے خاص ولایتی ساخت کی [illegible] آنیوالی ہیں [illegible] کیا چاہئے

ظاہر کیا گیا ہے کہ انگریزی رعایا کے روبرو اپنی شکایات کی فریاد کرنے کیلئے ملک کے مسٹر ایم ایس داس سی آئی ای بمبئی سے ۸ جون کو روانہ ہونگے

راولپنڈی کی شورش کے شریک [illegible] لال [illegible] اور [illegible] رام [illegible] جو فرار ہو گئے تھے کلکتہ میں گرفتار کر لئے گئے یہ جاپان جانیکو تیار تھے اور اپنے گھر سے بذریعہ تار خرچ منگایا تھا۔ اسی نے بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا اور [illegible] پکڑے گئے

کہتے ہیں کہ اس دنیا میں اتنی قدر دانی تو ہو جتنی پریسیڈنٹ روز ویلٹ کی ہو رہی ہے ایک تازہ تار مظہر ہے کہ رعایا امریکہ نے پریسیڈنٹ موصوف کو اس بار دوبارہ انتخاب کرانا چاہا ہے۔

تبت کے مقامات چمبی اور گیانسٹی میں جو انگریزی مورچہ اور قلعہ بندی کی تیاریاں معائنہ کرنے کیلئے جنرل سر آرکنڈ [illegible] چیانگ سے عنقریب روانہ ہونیوالے ہیں خدا مبارک کرے۔

بمبائی مسٹر [illegible] بڑی مصیبت گرفتار ہیں اپنی قوم تو [illegible] ایک کونے [illegible] ہندوستانی کی

کچھ دنون قوم کی یہی تو حالت پر نظر رکھتی چلی آتی ہے اسکی اتباع [illegible] ہی کرنے لگے ہیں چنانچہ کلکتہ میں انہوں نے غل مچا مچا کے ایک عجوبہ خانہ تعمیر کرا ہی ڈالا۔ اس عجوبہ خانہ میں کل مذاہب کی [illegible] پرورش پائیگی اور موقعہ پڑنے پر جھٹ برہمو بنا لیجائیگی۔ اشاعت مذہب کا طریقہ بیشک عمدہ ہے۔

برجموہن کالج کے پروفیسر ششی بھوشن چندر [illegible] باریسال کے بازار میں سلسلہ سودیشی پر تقریر کر رہے تھے کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے [illegible] سپاہ [illegible] بازی سے روک دیا تھا کہ ایک گروہ ہندؤن پر حملہ بھی کر دیا تھا۔

کہا گیا ہے کہ بازار لوٹنے کے جرم میں جو مسلمان ماخوذ تھے سیشن جج کے روبرو دو مسلمان ملزموں نے اظہار دیا کہ مولویوں نے یہ حکم دیا تھا کہ اگر ہندوؤں کے خلاف اگر تم کوئی کارروائی کرو گے تو گورنمنٹ تم سے مزاحم نہ ہوگی۔ اگر فی الواقع ملزموں نے ایسا ہی بیان دیا ہے تو نہایت نالائق کندہ ناتراش مولویوں پر ہزار لعنت ہے کیا گورنمنٹ کو ان سمجھ لیا ہے [illegible] گورنمنٹ کو چاہئے کہ [illegible] ایسے مفسدہ پرداز مولویوں کی گردن [illegible] جو ہندو مسلمانوں میں نااتفاقی کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔

الہ آباد کے [illegible] اور وہ [illegible] سے گذشتہ افواہ شورش پر جو آلات حرب ضبط کر لئے گئے تھے افواہ کے غلط ثابت ہونے پر واپس کر دئے گئے۔

محکمہ تار نے اعلان دیا ہے کہ ہند اور برما کے راہ [illegible] جو تار بھیجے جاتے ہیں یکم جون سے انکا نرخ میں مندرجہ ذیل تبدیل ہوگا۔ انام سیام جزیرہ [illegible] اور [illegible] کی تار [illegible] آنہ فی [illegible] جاپان [illegible] آنہ کا اضافہ۔ مقامات ذیل کو بھی چین [illegible] لائبیریا [illegible] جاپان [illegible]

اور پولو کو نڈور پر چار آنہ کا اضافہ ہوگا۔

مسٹر عزیز احمد بیرسٹر ایٹ لا راولپنڈی میں زائد گورنمنٹ پلیڈر مقرر کئے گئے۔

حضور والیسرائے شملے سے اُترتے ہوئے حضور نظام کے درشن کو ماہ نومبر میں حیدرآباد جائیں گے

انگلستان کے ایک شیر مسٹر ہینری ہرجائی ایک مجروح شیرنی سے زخمی ہوئے شیرنی نے اُنکے سینے پر ایک تھپڑ رسید کیا۔

ملک میں شکایت تھی کہ گھڑی کوئی نہیں بنا سکتا یہ شکایت اب رفع ہوگئی۔ کلکتہ میں ایک کارخانہ جیبی گھڑیوں کا جاری ہوا ہے

ہمارا خاص نامہ نگار رنگون سے اطلاع دیتا ہے کہ یہاں کے سورتی مدرسہ میں حافظ احمد صاحب کو جو بقول نامہ نگار الف کے نام کا بھی نہیں جانتے سورتی صاحبان کی طرف سے ناظر مقرر کئے گئے۔ چنانچہ آپنے ہندوستانی مدرسین کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ حافظ صاحب نے اپنے صاحبزادہ کو بھی جو اللہ کی عنایت سے ایک ہی آنکھ دیکھنے والے ہیں مدرس مقرر کر دیا ہے سکرٹری محمد ابراہیم پٹیل (جو بیرسٹر بھی ہیں) بہت ہی سیدھے سادھے ہیں اور حافظ صاحب کے بھروسے پر پڑے ہوئے ہیں۔

افواہ ہے کہ امیر صاحب کابل کلکتہ میں اپنا ایک بینک قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اودھ روہیلکھنڈ کمپنی پر کانپور کی میونسپل کمیٹی کی طرف سے کرایہ نہ دینے کی بابت مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقع پر کمپنی نے میونسپل سے ڈیرے خیمے کرایہ پر لئے تھے۔ اور اسکا کرایہ ابتک ادا نہیں کیا۔ میونسپل والوں کا عذر ہے کہ خیمے مسٹر پوپ سابق ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نے کمپنی سے کرایہ پر لئے تھے۔ اسواسطے مسٹر پوپ جانیں اور تم جانو۔ اب خرابی یہ ہے کہ مسٹر پوپ وزیر ہند بہادر کے حکم سے چین شنگہائی ریلوے کو تبدیل ہو چکے ہیں اسواسطے ادائے زر کرایہ اب ناممکن ہے۔ مقدمہ آگے چلیگا۔

ضلع ہردوئی میں ایک شخص کو ڈگری حاصل ہوئی۔ مدعی جب مدعا علیہ کے مکان پر روپیہ وصول کرنے گیا تو مدعا علیہ مسمی رامچرن لال اور اسکے بیٹے اور بھائی نے مدعی کو جان سے مار ڈالا۔

تراولینڈی کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ آجکل طاعون شدت سے ترقی کر رہا ہے۔ جن ولسیوں کے خویش واقارب طاعون زدہ مقامات میں رہتے ہیں وہ انکی بیمار پرسی اور تیمارداری کو بھی نہیں جاتے۔ قحط سالی کی وجہ سے مردے جلانے کے واسطے لکڑیاں بھی نہیں ملتیں۔ اکثر لوگ مکان کے لکڑے نکالکر مردے جلاتے ہیں اور غربا اپنے مردوں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔

طنطا (مصر) میں ایک شخص نے راہ چلتے بندوق کا فیر کیا جسکی گولی سے ایک باپ بیٹے مجروح ہوئے۔ لڑکا فوراً مرگیا۔ باپ نازک حالت میں ہے۔

بنگلور میں دو انگریز لیسٹر اور ٹیلر نامی ۱۴ مئی کو وارد ہوئے اور ویسٹ انڈ ہوٹل میں اُترے۔ ان لوگوں نے سو ہرس رجمنٹ کے سارجنٹ اور ۱۲ ویں بارڈی کے مسمی وارڈ سے تعارف پیدا کر لیا۔ ایک شب کو لیسٹر اور ٹیلر کلب میں گئے۔ وہاں پر وارڈ اور شو لیٹے ہوئے تھے ان لوگوں نے ان دونوں سے کہا کہ ہم ہوٹل کی تجوری لوٹنا چاہتے ہیں آپ بھی اسمیں حصہ لینا چاہئے۔ چنانچہ اُن دونوں نے منظور کیا۔ چنانچہ لیسٹر اور ٹیلر انگوریوا اور اوور کوٹ وغیرہ چلد نے۔ لیکن شو نے منیجر ہوٹل کو اس ارادہ شر سے مطلع کر دیا۔ اور ہر دو ملزم گرفتار کرلئے۔

بمبئی کی خبریں:۔ عبداللہ نامی ایک شخص نے میچانگ کلارک برن اینڈ کمپنی سولیسٹرن بمبئی کی ۱۷۴۷ روپیہ کی پاکٹ لوکل ٹرین میں سفر کرتے ہوئے چرالی۔ لیکن کلارک نے فوراً پکڑ لیا۔ مجسٹریٹ نے اُسے ۴ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

گذشتہ پنجشنبہ کو تکارام راما نامی ہندو کی بیوی کا کلبو نامی مزدور کی تکرار ہوئی۔ تکارام نے کلبو کے سر پر ایک پتھر مارا۔ وہ اسکے صدمے سے چکرا کر گر پڑا اور مر گیا۔ پولیس سرجن نے کہا کہ تلی کمزور تھی پھٹ گئی اور مر گیا۔

مسگاؤں پولیس کورٹ میں باجلاس چیف مجسٹریٹ ایک ۲۱ سالہ وکٹوریہ ڈرائیور مسمی عمر صالح کو اغوا میں ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی کہ اسنے اسمٰعیل محمد کی بیوی مسماۃ راج بائی کو بہلا کر بھگا لیگیا تھا۔ مسماۃ نے بیان کیا کہ عشرہ کے روز تابوت دکھلانے کے بہانے مجھے وہ گھر سے لیگیا اور عمر کیبارٹی کے ایک مکان میں بھیجا۔ وہاں مجھے مٹھائی کھانے کیلئے دی جسکے کھاتے ہی مجھپر غشی کے دورے ہونے لگے۔ اسی حالت میں میں چار روز رہی جب افاقہ ہوا تو ملزم نے مجھسے کہا کہ تم اپنے گھر جاؤ میں اس حالت میں کیا گھر جاکر خاوند کو منہ دکھاتی۔ میں نے اسے چند زیورات دئے کہ اسے فروخت کرا لاؤ تاکہ میں ڈاکیہ جان میں اپنے خویشوں کے یہاں چلی جاؤں۔ ملزم نے اقبال جرم کیا اور صاحب مجسٹریٹ نے اسے سزائے قید دی۔ خاوند سے کہا کہ مسماۃ کو لیجاؤ۔ چنانچہ خاوند اوسے اپنے گھر لیگیا۔

وبائے پلیگ یعنی طاعون میں انگریزی یا دیسی کون سا علاج عمدہ ثابت ہوا؟

روز سے مرض پلیگ یعنی طاعون کی وبا شروع ہوئی ہے [illegible] ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے [illegible] ڈاکٹروں نے دیکھا ہے۔ اور ہماری گورنمنٹ نے بھی [illegible] لاکھوں روپے صرف [illegible] نام میں [illegible] ہو گئے۔ اور ابھی [illegible]

ابتک ایک بھی ڈاکٹری علاج اس مرض (طاعون) کا عمدہ ثابت نہیں ہوا

[illegible]

بالمقابل دیسی علاج کے انگریزی علاج

[illegible]

ایک حکیمی نسخہ [illegible]

[illegible]

حکمائے مشرق ہی اسکے واقف ہیں جنکے لئے مجرب المجرب دوائیں بلحاظ آب و ہوا و مناسبت امزجہ و طبائع مشرقی ایجاد فرمائے ہیں جنکو حسب موقع استعمال کرنا امر عمل میں لانا ہی حکمت

یونانی حکمت کے ماہرین کا کام تھا

پس ہمنے ان سب امور کو ملحوظ خاطر رکھکر بہترکیب عجیب اجزائے کیمیائی اور حکمی دوائی وبائے طاعون کے علاج قطعی کی ایجاد کی ہے جس کا نام

اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

[illegible] بفضلہ تعالیٰ [illegible]

عدالت آسمانی سے بھی ڈگری بمعہ خرچہ صادر ہو چکی ہے

[illegible] ہندوستان کے ہر [illegible] شہر [illegible]

پس ہم یہ دعوے کرتے ہیں اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ آئیے و بیشک آزمائیے

[illegible]

دیسی پاک و موثر علاج کیسا عجیب و غریب

[illegible]

مطابق حضور [illegible] شہرت ہیں

وہ فرماتے ہیں:-

"ہم نے بطور علاج حفظ ما تقدم پہلے ہی سے اکسیر شفا دافع طاعونی وبا کو جبکہ ہمارے شہر [illegible]

پس جب یقینی طور پر معلوم ہو کہ انسان کی جان لاکھوں کروڑوں روپے سے [illegible]

[illegible]

فی الفور ہر ایک شخص کو ضرور بالضرور دو ہر وقت اپنے گھر میں موجود رکھنی چاہئے

قیمت اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

[illegible] التمد [illegible]